السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اقوام اہیر جن کو گوالا بھی کہتے ہیں پشہ دودھ و دہی فروشی کا کرتے ہیں اور قوم ہنود ہوتے ہیں یہ لوگ اپنے جانور گائے بھینس کو صرف چارہ گھانس اور تل کا فضلہ یعنی کھلی و بھوسہ کھلاتے تھے اور دودھ بھی عمدہ ہوتا تھا بعد جس قدر سلسلہ گرانی کا شروع ہوا تب سے گھوڑوں کی لید مسل کچڑ کے مندل کرکے بمقدار کثیر ٹوکروں میں بھر کر اس پر کسی قدر ڈال کر کھلاتے ہیں اور اسی حالت میں ان کا دودھ نچوڑتے ہیں چونکہ یہاں بکثرت گھوڑے ہیں اس وجہ سے بکثرت مل بھی جاتی ہے اور گل مہوا کو سڑا کر اس کی شراب اتارتے ہیں اس کا فضلہ جس میں عفونت ہوتی ہے وہ بھی بھینسوں کو کھلاتے ہیں اب دریافت طلب یہ ہے کہ وہ جانور جلالہ کے حکم میں ہو کر اس کے دودھ کا کھانا پنا ناجائز ہوگا یا جائز؟ تحریر فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر جانور مذکور کے دودھ وغیرہ میں نجس چارہ کی بو یا رنگ یا مزہ باقی ہو تو استعمال سے پرہیز کریں جانور مذکور پر ایسی حالت میں جلالہ کا حکم جاری ہوگا اور اگر بو یا رنگ یا مزہ باقی ہو تو استعمال میں لائیں (جانور مذکور پر ایسی حالت میں جلالہ کا حکم جاری نہ ہوگا) حنفی مذہب کی معتبر کتابوں کا یہی خلاصہ ہے لغت کی معتبر کتاب "لسان العرب" میں ہے

"ابل جلالة تاکل العزرة وقد نہی عن لحومها والبانها والجلالة البقر التی تتبع النجاسات ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالة ورکوبها والجلالة من الحیوان التی تاکل الجلة والعذرة والجلة البعر (الی قولہ) فاما اکل الجلالة فحلال ان لم یظهر النتن فی لحمها"[1]

ابل جلالہ "اس اونٹ کو کہتے ہیں جو گندگی کھاتا ہے چنانچہ ایسے اونٹوں کے گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع کیا گیا اور بقر جلالہ "وہ گائے ہے جو نجاستوں کے درپے ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (جانور کوئی بھی ہو) کھانے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے حیوانات میں سے جلالہ وہ ہے جو مینگنیاں اور پاخانہ کھاتا ہے۔" جلالہ "مینگی (اور لید) کو کہتے ہیں پس جلالہ جانور کو کھانا حلال ہے بشرطیکہ اس کے گوشت میں گندگی کے اثرات نہ پائے جائیں)

ایسا ہی عون المعبود حاشیہ سنن ابی داود (۳/۴۱۲) میں ہے اور رد المحتار حاشیہ در مختار میں ہے:

"وفی التجنیس اذا کان علفها نجاسة تجس الدجاجة ثلاثة ایام والشاة اربعة والابل والبقر عشرة وهو المختار علی الظاهر وقال السرخسی: الاصح عدم التقدیر و تجس حتی تزول الرائحة المتنتة وفی الملتقی المکروه الجلالة التی اذا قربت وجد منها رائحة فلا توکل ولا یشرب لبنها الخ[2]

تجنیس میں ہے کہ جب اس کا چارہ اور کھانا نجاست وگندگی بن جائے تو ان کو بند کر دیا جائے چنانچہ مرغی کو تین دن کے لیے بکری کو چار دن اور اونٹ و گائے کو دس دن کے لیے بند کر دیا جائے یہ ظاہر یہی مختار مذہب ہے سرخسی رحمة اللہ علیہ نے کہا ہے کہ صحیح مذہب یہ ہے کہ ان جانوروں کے لیے الگ الگ مدت کا تعین نہ ہو بلکہ ہر ایسے جانور کو اس وقت تک بند رکھا جائے جب تک اس کی بدبو وغیرہ دور نہ ہو جائے "ملتقی" میں ہے کہ مکروہ جلالہ وہ جانور ہے کہ جب اسے قریب کیا جائے تو اس سے بدبو آئے۔ لہٰذا ایسے جانور کا گوشت کھایا جائے نہ اس کا دودھ پیا جائے)

---

[1] لسان العرب (۱/۶٦٤)۔

[2] رد المحتار (٦/۳۰٦)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الاطعمة، صفحہ: 669

محدث فتویٰ